ترجمة القرآن

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

## حج کی فرضیت اور اسکی فضیلت

**قال الله تعالىٰ: ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً. ومن كفر فان الله غني عن العالمين. (آل عمران: ۹۷)**

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور اللہ کیلئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اسکی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ جہانوں سے بے نیاز ہے۔

**قارئین کرام**: حج اسلام کا عظیم الشان رکن ہے جسکی ادائیگی صاحب استطاعت ہر مسلمان کیلئے لازمی اور واجب ہے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں مفسرین نے وضاحت کی ہے کہ استطاعت سے مراد "الزاد و الراحلة" ہے۔ یعنی آمدورفت کا خرچ اور اسکے بعد گھر میں بچوں کی کفالت کا انتظام ہے۔ ایسے لوگوں پر حج فرض ہے۔ اور استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کو قرآن حکیم نے کفر سے تعبیر کیا ہے۔ صاحب استطاعت کیلئے زندگی میں ایک دفعہ حج کرنا ضروری ہے (اگر کوئی نفلی حج بار بار کرتا ہے تو اسکی بہت زیادہ فضیلت ہے) جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے اسکی وضاحت ہوتی ہے۔

**عن ابي هريرة رضي الله عنه قال خطبنا رسول الله ﷺ فقال يايها الناس قد فرض الله عليكم الحج فحجوا. فقال رجل "اكل عام يارسول الله ؟" فسكت حتى قالها ثلاثا. فقال رسول الله ﷺ لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم. ثم قال "ذروني ما تركتم. فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سوالهم و اختلافهم على انبياء هم. فاذاامرتكم بشئي فاتوا منه ما استطعتم و اذانهيتكم عن شئي فدعوه. (رواه مسلم، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر)**

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ پس تم حج کرو۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج کرنا (فرض) ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے اپنا سوال تین مرتبہ دھرایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں (جواب میں) ہاں کہہ دیتا تو یقیناً (ہر سال) واجب ہو جاتا اور تم اسکی طاقت نہ رکھتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے (میرے حال پر) چھوڑ دو۔ جب تک میں تمہیں (تمہارے حال پہ) چھوڑے رکھوں۔ اس لئے کہ تم میں سے پہلے لوگ اپنے کثرت سوال اور اپنے انبیاء علیہم السلام سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے پس میں جب تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے مطابق بجالاؤ اور جب تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو اسے چھوڑ دو۔ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ حج صاحب استطاعت پر زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے۔ نیز غیر ضروری سوالات کرنا ناپسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ماننے والوں کا کام ہے کہ جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا جائے انہیں بجالائیں جن سے روکا جائے ان سے اجتناب کیا جائے اور ان کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

**حج کی فضیلت**: **عن ابي هريرةؓ قال سئل النبي ﷺ اى العمل افضل؟ قال ايمان بالله و رسوله ﷺ. قيل ثم ماذا؟ قال الجهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا؟ قال حج مبرور. (صحيح بخاري كتاب الايمان)**

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر سوال کیا گیا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا حج مبرور۔ حج مبرور وہ ہے: جس میں حاجی اللہ کی کسی نافرمانی کا ارتکاب نہ کرے۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ حج بھی افضل اعمال میں سے ایک افضل عمل ہے بشرطیکہ اخلاص اور اجتناب معصیت کے ساتھ کیا جائے۔ بعض نے حج مبرور کے معنیٰ "حج مقبول" کیے ہیں اور اسکی علامت یہ بتلائی ہے کہ جو حج کے بعد انسان اللہ کا عبادت گزار بن جائے اور آخرت کی فکر زیادہ ہو جائے۔ جبکہ وہ اس سے پہلے غافل تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حج کرنے والوں کو اخلاص کے ساتھ حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا یہ سفر اللہ کے ہاں قبول ہو۔ آمین

ترجمة الحديث

## زاد راہ حلال ہونا چاہیے

**عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال اذا خرج الحاج حاجاً بنفقة طيبة ووضع رجله في الغرز فنادى لبيك اللهم لبيك ناداه مناد من السماء لبيك و سعديك، زادك حلال و راحلتك حلال و حجك مبرور غير ما زور و اذاخرج بالنفقة الخبيثة فوضع رجله في الغرز فنادى لبيك، ناداه مناد من السماء ولا لبيك و لا سعديك زادك حرام و نفقتك حرام و حجك مازور غير ماجور. (رواه الطبراني في الاوسط)**

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب ایک شخص حج کرنے کیلئے پاکیزہ مال لے کر نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک کی آواز لگاتا ہے تو آسمان سے آواز آتی ہے۔ لبیک و سعدیک۔ تیرا زادراہ حلال ہے۔ تیری سواری حلال ہے تیرا حج قبول ہے آپ پر کوئی بوجھ نہیں۔ اور جب کوئی شخص حرام مال لے کر حج کیلئے جاتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک کی آواز لگاتا ہے تو آواز آتی ہے لا لبیک و لا سعدیک تیری حاضری قبول نہیں تیرا زادراہ حرام ہے خرچہ حرام مال کا ہے۔ اور تیرا حج قبول نہیں۔

**قارئین کرام**: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجی کے حج کی قبولیت کیلیے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ شرک کا ارتکاب نہ کرے بدعات سے اجتناب کرے اور ہر قسم کی اللہ ورسول ﷺ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچائے اور سنت کے مطابق حج کا فریضہ ادا کرے وہاں یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ اسکا زادراہ حلال اور پاکیزہ مال سے ہو۔ اگر اس کا خرچ حرام مال کا ہے تو پھر اس کا حج اور یہ سفر اللہ کے ہاں قطعی قابل قبول نہیں۔ بلکہ یہ سفر اسکے لئے وبال جان ہے۔ صرف حج کی عبادت کے لئے رزق حلال کی شرط نہیں بلکہ تمام عبادات اور دعاؤں کی قبولیت کی اولین شرط ہے کہ انسان کا رزق حلال اور پاکیزہ ہو۔ وگرنہ اسکی کوئی عبادت اور دعاء اللہ کے ہاں قبول نہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

**عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يا ايها الناس ان الله لا يقبل الا طيبا و ان الله امر المومنين بما امر به المرسلين فقال: يايها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحاً انى بما تعملون عليم. وقال: يايها الذين امنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم. ثم ذكر الرجل يطيل السفر اشعث اغبر ومطعمه حرام وملبسه حرام و غذى بالحرام يمد يديه الى السماء يارب يارب فانّٰى يستجاب لذلك (رواه مسلم)**

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کی ذات پاک ہے اور پاکیزہ مال ہی کو قبول فرماتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے جو رسولوں کو حکم دیا ہے وہی تمام مومنوں کو بھی دیا ہے چنانچہ فرمایا: اے رسولو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور نیک اعمال کرو۔ بے شک میں تمہارے اعمال کو جاننے والا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ۔ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے۔ پراگندہ حال، غبار آلود، اپنے دونوں ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھائے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے رب، اے میرے رب (گریہ زاری اور تضرع زاری سے اللہ کے ہاں دعائیں کرتا ہے) لیکن اس کا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے اسکا لباس حرام ہے حرام مال ہی سے اسکی پرورش ہوئی ہے۔ تو اسکی دعا کس طرح قبول کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں رزق حلال کما کر کھانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمارا حج اور دیگر عبادات اور دعائیں اللہ کے ہاں قبول ہوں۔ آمین